

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ؎ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول لے

نمبر ۸ جلد ۵ | لودیانہ ۲۲ فروری ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ پالی

دستور العمل نور افشاں

دفعہ ۱- یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے + دفعہ ۲- مضامین مندرجہ ذیل ہوتے ہیں +- اول آرٹیکل دینی و دنیوی + دوم مضامین مالی و ملکی جن سے فایدہ عام و خاص ہو + سوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ + چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے + پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ پنجاب کا خلاصہ وغیرہ + دفعہ ۳- قیمت سالیانہ بلامحصول عہ؎ معہ محصول لے ششماہی بلامحصول ۱۱؎ معہ محصول عہ؎ سہ ماہی بلامحصول ۱؎ معہ محصول ۱۲؎ ماہواری بلامحصول ۳؎ معہ محصول ۴؎ اور جو صاحب بلا اطلاع اس امر کے درخواست کریں گے کہ شروع سال سے مجکو ضرور درکار نہیں ہے مگر اب سے اخبار بھیجا اُن کی خدمت میں شروع سال سے سب پرچہ روانہ کئے جاویں گے + بہر نگ خط مطبع میں کوئی صاحب نہ بھیجے اور رسید بذریعہ اخبار کے مشتہر ہوگی علیحدہ نہیں دیجاوے گی + دفعہ ۴- جو صاحب اکٹھے پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں اُن کی شرح یہہ ہے + ۶ پرچہ کیواسطے ۱۲؎ بلامحصول معہ محصول لعہ؎ ۱۲ پرچہ کیواسطے عہ؎ بلامحصول معہ محصول ع؎ +

اشتہار کتب

کرشچن ورنکیولر ایجوکیشن سوسائٹی کی طرف سے ۱۲ جلدیں حکایات و رسالجات کی جو نہایت دلچسپ اور مرغوب طبع ہیں خوشخط عمدہ کاغذ ۹۵ چھوٹے بڑے صفحہ پر لودیانہ مشن پریس سے شایع ہوئی ہیں- جو صاحب ایک روپیہ پیشگی بھیجیں معہ محصول اُن کی خدمت میں ایک ایک جلد یعنے کل ۱۲ جلدیں ارسال ہونگی +

نور افشاں

——— آرلیمس گیٹینس صاحب کے اقرارات جو پیشتر انگریزی اور لیٹنی زبان میں شایع ہوئے تھے اب اُن کو پادری ہیولٹ صاحب نے لیٹنی زبان سے اُردو میں نہایت صحیح و فصیح ترجمہ کرکے ایک کتاب مشن پریس مرزاپور میں طبع کی ہے اُسکو ہم نے بخوبی دیکھا نہایت دلچسپ اور مرغوب الطبع مضامین ہیں ہمارا ارادہ ہے کہ اس کتاب سے بعض بعض مقامات اخبار نور افشاں میں بسلسلہ منقولات شایع کیا کریں چنانچہ پرچہ ہذا میں بطور نمونہ کے اُسکے دو مضمون درج کئے ہیں یقین ہے کہ ناظرین اُس سے فایدہ اُٹھاوینگے +

اس ذخیرہ بے بہا کی عہ؎ معہ محصول قیمت قرار

بانی ہو اور اگر کسی صاحب کو درکار ہو تو نقد دام بھیجکر مشن پریس مرزاپور سے منگالیں +

—— مدحت پاشا وزیر اعظم قسطنطنیہ کی جلاوطنی کی بابت لوگ طرح طرح کے گمان کرتے ہیں مگر ۱۱ر فروری کی تار برقی سے معلوم ہوتا ہی کہ مدحت پاشا نے شہر برندیسی میں یہہ ظاہر کیا کہ میری جلاوطنی کا باعث روسیوں کی دغابازی سے ہوا +

ہماری دانست میں وہ رائے کہ مدحت پاشا نے سلطانی اختیارات میں دست اندازی کی درست معلوم ہوتی ہی +

اگر یہہ رائے درست ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ ترک اگرچہ پارلیمنٹ کے قایم ہونے کی خواہش ظاہر کر چکے ہیں مگر تو بھی انکو شخصی سلطنت کا چھوڑنا گوارا گذرتا ہی +

—— اخبار لکھنؤ وٹنس میں امریکن میتھوڈسٹ مشن کی رپوٹ پر ایک آرٹیکل شایع ہوا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ سال گذشتہ میں بعض جگہہ انجیل کی ترقی ہوئی اودہ میں ۱۴۳ آدمیوں نے اصطباغ پایا تھا جنمیں سے ۳ شخص پھر گئے۔ اور مقام امروہہ علاقہ روہیلکنڈ میں ۸۰ آدمی اصطباغ پا چکے ہیں اور بہت سے متلاشی موجود ہیں +

—— اسی رپوٹ سے یہہ خبر دلکش معلوم ہوئی کہ مقام پوری گڑھوال میں ایک خاندان ہی جس میں ۹ آدمی ہیں مالک خاندان کی دو عورتیں ہیں اور دونوں عورتوں سے اولاد ہی جو اصطباغ کی درخواست کرتے ہیں انکی بابت وہاں کے پادری صاحب نے کانفرنس سے اجازت چاہی کہ انکو بپتسما دیا جاوے اور بدستور سابق دونوں عورتیں اُس کے گھر میں رہیں۔ مگر اس شرط پر کہ جب اس خاندان میں سے کسی کی شادی ہو تو مسیح کی تعلیم بموجب اُسکو ایک عورت رکھنی ہوگی +

صاحب اخبار اس امر میں کانفرنس کا جواب نہیں لکھتے مگر یقین ہی کہ یہہ درخواست منظور ہوئی ہوگی +

انجیل کی تعلیم بموجب عیسائیوں کو کثرت مناکحت روا نہیں ہی اسلئے عیسائی ایک عورت سے زیادہ ایک وقت میں شادی نہیں کر سکتے۔ مگر اُسکا یہہ بھی اصول ہی کہ رحمت قربانی سے بہتر ہی۔ اسلئے اُن متلاشی دین کو کہ جنکی دو عورتیں نکاحی ہوں اُس اصول بموجب اُن میں سے کسی کو چھوڑنا واجب نہیں ہی +

—— صاحب اخبار وکیل ہندوستان اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۰ فروری میں لکھتے ہیں کہ پادری صاحبوں کو پولیٹکل معاملات سے کیا سروکار ہی۔ ہاں اگر وہ کسی اخبار کی اڈیٹری کی حیثیت سے پولیٹکل امروں میں رائے دیں تو ممکن ہی مگر جب کہ صاحبان موصوف مشنری کے منصب کے لحاظ سے ارقام فرماتے ہیں تو پولیٹکل معاملات میں انکو سند گرداننا ہمارے خیال میں نہیں آسکتا کہ وہ کس قابل ہیں +

یہہ رائے بہت درست ہی اور اگر صاحب وکیل ہندوستان دریافت کریں تو معلوم ہوگا کہ یہہ الزام صاحبان موصوفین پر عاید نہیں ہوسکتا کیونکہ کیکو کنگ نامی کی چٹھی دینا یا کسی مضمون کے مطلب پر منصفی کرنا پولیٹکل معاملات میں دست اندازی کرنا تصور نہیں ہوتا معلوم نہیں ہوتا ہی کہ صاحب وکیل ہندوستان ماسٹر خدا بخش خان صاحب و خلیفہ صاحب کے معاملات کو کس طرح پولیٹکل معاملہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اگر پولیٹکل معاملات کے معنے ڈکشنری میں دیکھینگے تو معلوم ہو جائیگا کہ پولیٹکل کسکو کہتے ہیں +

بقیہ اُن خاصیتوں کا بیان جو خلق کے تعلق میں

حلم

حلم بھی مسیحی طبیعت کی ایک ضروری شاخ ہی اگر تم مسیح پر ایمان رکھتے ہو تو ہرگز زود رنج نہ ہونا چاہئے اور کسی کی بات سے جلدی آزردہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ یہہ دونوں کام تکبر اور خود پرستی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو لوگ دنیا میں رہتے ہیں اور انواع اور اقسام کے کاروبار میں پھنستے ہیں انپر قسم قسم کی واردات واقع ہوتی ہیں جن سے خواہ مخواہ دل میں رنج اور غرض پیدا ہوتی ہی۔ لیکن ہمیشہ خبردار رہنا چاہئے کہ کوئی دنیاوی خیال یکایک تم پر غالب ہوکے غضب میں مبتلا کرے جو لوگ کسی کی بات یا اشارہ سے جلدی خفا ہو جاتے ہیں وے اکثر بیکار ہوتے ہیں اور صحبت کے لایق نہیں ہوتے بلکہ لوگ بھی اُن سے پرہیز کرنے لگتے ہیں کیونکہ معہ ملہ ایسے شخصوں کے ساتھ باعث رنج کا ہوتا ہی پس جب کبھی کوئی رنج کا باعث نکلے تو بھی حلم سے اُس کے رفع کرنے میں کوشش کرنی چاہئے۔ بہ نسبت تکرار کے اور تقریر کو استعمال میں لانا زیادہ تر مصلحت ہی اور حاکم کے پاس جانے سے آپسمیں فیصلہ کرنا بہتر ہی بلکہ بعضے اوقات میں اپنا حق چھوڑ دینا بہ نسبت کھونے ایک دوست کے اچھا ہوتا ہی۔ اگر اتفاق سے کسی مقدمہ یا جھگڑے میں پھنس جاوے تو وہاں بھی حلم کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے اور غصہ اور غضب کو کام میں نہ لانا چاہئے جیسے آپ دوسرے کی باتوں سے جلدی رنجیدہ ہونا ممنوع ہی ویسا ہی اپنی باتوں سے دوسرے کو بھی رنج دینا گناہ ہی۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ کوئی تمہیں اپنی باتوں سے رنج کرے تو تم کو مناسب ہی کہ اپنی زبان کو شیریں کرو اور



طرف تہذیب نہوتی تو ہر ایک کو دوسرے کی صحبت ایک مصیبت ہوتی ہی جب ایسی قرابت میں تہذیب نہونے سے سیکڑوں طرح کی آفت ہی تو نوکر اور آقا اور رعایا و بادشاہ میں سے ہر ایک کو دوسرے کی تہذیب کی نہایت احتیاج و کمال ضرورت ہی جو لوگ درشت مزاج غضبناک ہوتے ہیں اور اپنی قوت غضبیہ کو اعتدال پر نہیں رکھتے نہ وہ خود کہیں نوکر ہو کر نباہ کر سکتے ہیں نہ اُنکا نوکر اُنکا ساتھ دے سکتا ہی وہ ہمیشہ امثال واقران میں انگشت نما رہتے ہیں اور بدلطفی معاشرت سے خود حیران و پریشان یا دوسروں کو تنگ رکھتے ہیں جو ریاستیں اور سلطنتیں غیر مہذب ہیں اُن کے ساتھہ رعایا کیسی کیسی بدسلوکی کرتی ہی کبھی اُن کے عہد و اقرار کا اعتبار نہیں کرتی ہمیشہ بدخواہ اور عاصی و باغی رہتی ہی اور جو رعایا غیر مہذب ہوتی ہی تو بادشاہ کو نہایت تکلیف پہونچاتی ہی سرحد پشاور کے آفریدیوں کا حال شاہد ہی کہ اُس قوم جاہل نے ہماری گورنمنٹ اور اپنے امیر کو کسقدر ناحق کی تکلیف دے رکھی ہی یہہ قوم وحشی صفت پہاڑ کا کھانا لوٹنا مارنا جانتی ہی اور کچھہ نہیں جانتی اگر فرض کرو کہ کسی سلطنت کی تمام رعایا ایسی ہو تو ہرگز اُس بادشاہ سے سلطنت نہو سکے اسلئے کہ مدار بادشاہت کا رعایا پر ہی اور جب رعایا درندہ صفت ہوئی تو نہ بادشاہ کو بادشاہ سمجھے گی نہ حاکم کو حاکم اگر بادشاہ اُنکا تدارک کرے تو کہانتک سزا دے قتل سے بڑھکر کوئی سزا نہیں تمام رعایا کو اگر قتل کر ڈالے تو بادشاہت کیونکر اور کس پر کرے۔ بادشاہی شاہی اور درویشی کا نام نہیں کہ اگر رعایا نہ ہوئی نہ سہی چلیے مرید تو موجود ہیں خراج نہ آیا نہ سہی نذر بیعت گدائی کا ٹکڑا تو مل ہی جائیگا

غرض یہہ ہی کہ تمام دنیا میں سب سے زیادہ تہذیب کا فایدہ بادشاہ کو پہونچتا ہی کہ رعایا کی تہذیب سے بادشاہ بنا رہتا ہی اسی فایدہ کی نظر سے ہماری گورنمنٹ نے اپنی تہذیب اخلاق کے بعد بڑی کوشش رعایا کی تہذیب میں فرمائی اور فرما رہی ہی اور حقیقت میں ملک داری کا ایک بڑا جزو اعظم یہہ ہی کہ رعایا کو شایستہ و مہذب بنا کر اپنا دل سوز و دردمند بنالے اگر دل سوز نہ ہو سکے تو بغلی گھونسا اور آنکھہ کا تنکا تو نہ رہے مہذب ہونیکی یہہ ادنی صفت ہی کہ دوسروں کے ساتھہ خصوص آقائے نعمت اور فرماں فرمائے مملکت کے ساتھہ حسد بغض کینہ عداوت کچھہ نہیں رہتا اور محسن و مربی کے حق شناسی کے بعد ادائے حقوق کا حوصلہ بڑھتا ہی اِس تہذیب کے حاصل کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ ایک اہل تہذیب کی صحبت و ہمنشینی کہ اگر بچپن سے ہوئی تو اپنا کامل اثر کرتی ہی ورنہ بہت خفیف اثر ہوتا ہی اور بہرصورت اس طور پر دیر میں تہذیب آتی ہی اور مخالفوں کی صحبت سے جلد جاتی ہی۔ دوسرا اعلیٰ اور دیرپا طریقہ تعلیم علوم ہی اس تعلیم میں یہہ ضرورت نہیں کہ خاص اخلاق ہی کی کتابیں پڑھائی جائیں بلکہ ہر ایک علم کی تعلیم کا نتیجہ اولی یہی تہذیب ہی جن بلاد میں تعلیم و متعلمین کی کثرت ہی وہاں لڑائی جھگڑے جنگ جدل خونریزی شمشیر زنی کچھہ نہیں ہوتی رعایا اپنی بادشاہ کو واجب التعظیم اور اپنا حامی و سرپرست جانتی ہی اور ایسے مفاسد و حق تلفی بادشاہ سے نہایت محترز رہتی ہی اسلئے ہماری گورنمنٹ نے ہندوستان میں سررشتہ تعلیم جاری فرمایا اور لکھو کہا روپیہ ماہانہ کا خرچ گوارا کرکے ہندوستانیوں کو خاطر خواہ مہذب بنایا

سررشتہ تعلیم کا خرچ اگرچہ کوتاہ نظروں کو ظاہر میں فضول معلوم ہوتا ہی لیکن حقیقت میں دوام و بقائے سلطنت کے لئے یہہ نہایت کارآمد خرچ ہی علاوہ استحکام بنائے سلطنت کے اور مصارف سلطنت میں اس سے کفایت بھی بہت ہوئی اور ہوتی جاتی ہی پہلے جن عہدوں کے لئے انگریزی خواں دو دو سو کو نہیں ملتے تھے اب پچاس پچاس بیس بیس کو مارے پھرتے ہیں اگر تعلیم کی ترقی نہوتی تو انگریزی خواں بہم نہ پہونچتے اور ایسے مصارف بدستور قایم رہتے اور سرکاری کاموں میں جو خرچ ہوا کرتا وہ انگریزی تعلیم کی ترقی میں صرف یہی فایدہ استحکام سلطنت اور کمی مصارف و کفایت نہیں بلکہ ایک بڑا فایدہ اور بھی ہی اگرچہ ہماری گورنمنٹ منصف کو وہ مقصود نہو علاوہ اسکے اور بہت فوائد ترقی تعلیم میں ہیں جنکے شمار اور بیان تفصیلی کو بہت فرصت اور اخبار میں بڑی گنجایش چاہیے جو اسوقت دونوں مفقود ہیں ہمارے ناظرین اخبار کو یہہ سنکر تعجب ہوگا کہ جب سررشتہ تعلیم کی ترقی مفید سلطنت اور موجب استحکام و بقائے ملک ہی تو پھر یہہ عاقل گورنمنٹ اندنوں اس سررشتہ میں کیوں تخفیف فرما رہی ہی بہتیرے اور سررشتے مثل بارگ ماسٹری و کمسریٹ وغیرہ لایق تخفیف موجود تھے اور وہاں خرچ بھی اندھا دھندھ ہوتے ہیں واقعی ہم بھی اسمیں حیران ہیں اور ابھی تک کوئی وجہ کافی اسکی ہمارے ذہن میں نہیں آئی یہہ مانا کہ سرکار کو کفایت مصارف منظور ہی اور حقیقت میں کفایت مصارف اور فراہمی زر استحکام سلطنت کا ایک بڑا جزو ہی لیکن بحکم الاہم فالاہم بہت اور سررشتے اور اور مصارف قابل تخفیف تھے جب کوئی



سر رشتہ لائق تحقیقہ رہتا تو خیر اس پر بھی لحاظ کیا جاتا ہمارے ناظرین اخبار میں سے جن صاحب کو کوئی وجہ اسکی معلوم ہو تو تحریر فرمائیں ✥ از شعلہ طور

آریلیس آگستینس کے اقرارات

پس تو کیا ہی ای میرے خدا میں یہہ پوچھتا ہوں کہ سوا خداوند خدا کے تو اور کیا ہی کیونکہ خداوند کے سوا خداوند کون ہی یا ہمارے خدا کے سوا خدا کون ہی ای افضل ای احسن ای سب سے قادر ای سب سے قادر مطلق ای سب سے رحیم و عادل ای سب سے غائب و حاضر ای سب سے جمیل و قوی ای برقرار و بیقیاس ای غیر متغیر جو سب چیزوں کو متغیر کرتا ہی ای تو جو نہ کبھی جدید و نہ کبھی قدیم ہی پر سب چیزوں کو جدید کرتا اور مغرور لوگوں کو ضعیفی میں پہنچاتا ہی اور وے نہیں جانتے ہیں ای تو جو ہمیشہ کام کرتا و ہمیشہ بہ آرام رہتا ہی ای تو جو جمع کرتا و احتیاج نہیں رکھتا ہی ای تو جو سنبھالتا و معمور کرتا و پناہ دیتا ہی ای تو جو پیدا کرتا و پالتا و تکمیل کو پہونچاتا ہی ای تو جو تلاش کرتا ہی پر تجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہی تو محبت رکھتا پر سوزش نہیں کرتا ہی تو سرگرم ہوتا پر بے اضطراب رہتا ہی تو پچھتاتا پر رنجیدہ نہیں ہوتا ہی تو غصہ رکھتا پر بہ راحت رہتا ہی تو اپنے اعمال بدلتا پر اپنا ارادہ نہیں بدلتا ہی جو کچھ تو پاتا ہی اسکو تو پھیر لیتا ہی اور وہ تجھسے کبھی ضائع نہیں ہوا تو کبھی مفلس نہیں پر حاصلات سے بڑا خوش ہوتا ہی تو حریص نہیں پر سود لیتا ہی تجھکو نہایت زیادہ دیا جاتا ہی تاکہ تو قرضدار ہووے اور جو کچھ کسی کے پاس ہی سو کیا تیرا نہیں ہی تو کسی کا قرضدار نہیں پر قرض ادا کرتا ہی تو قرض ادا کرتا پر تیرا کچھ ضایع نہیں ہوتا ہی اب میں نے کیا کہا ہی ای میرے خدا ای میری حیات ای میری پاک شیرینی اور جب کوئی شخص تیرے حق میں کچھ کہتا ہی تب کیا کہتا ہی اور چونکہ فصیح گو بے زبان ہیں اسلئے حیف انپر جو تیرے حق میں خاموش رہتے ہیں ✥

میں ان جوانوں کے درمیان اُسوقت کی اپنی بے قیام عمر میں کتب فصاحت کو سیکھتا تھا کیونکہ میں فصاحت زبانی میں افضل ہونیکا آرزو رکھتا تھا لیکن اس سے یہہ میری لعنتی اور لاف زن غرض تھی کہ انسانی بیہودگیوں سے خوشیاں حاصل کروں اور میں سیکھنے کی معمولی ترتیب سے مصنف ککرو کی ایک کتاب تک پہنچا گو کہ اکثر لوگ اس شخص کے مزاج کو کم پسند کرتے ہیں اُسکی وہ کتاب ہرٹنسیس کہلاتی ہی اُس میں خاص ترغیب حکمت کے لئے مندرج ہی جسکے مطالعہ سے میری محبت بدل گئی اور میری دعائیں تیری طرف ای خداوند تغیر و رجوع ہوئیں اور میری خواہشیں اور نیازمندیاں دوسری طرح پر ہوگئیں فوراً ہر ایک باطل اُمید میرے نزدیک ناچیز ہوگئی اور میں بے اندازہ دلسوزی سے حکمت کی بقا کے لئے ترستا تھا اور اپنی پست حالی سے اُٹھنے لگا تاکہ تیری طرف لوٹوں کیونکہ اگرچہ میں نے اپنے اُنیسویں برس میں جسکے قبل دو برس میرے باپ نے وفات پائی تھی اپنی ماں سے روپیہ لیکر اُس کتاب کو ظاہراً اپنی زبان کے تیز کرنے کے لئے خریدا تو بھی میں نے اُسکو اپنی زبان کے تیز کرنے میں نہیں لگایا کیونکہ وہ کتاب نہ مجھے گویائی سکھلاتی بلکہ اپنے مضامین کو میرے ذہن نشین کرتی تھی ✥

میں کس طرح اِس آرزو کی آگ میں جلتا تھا کہ دنیاوی چیزوں کو چھوڑکر تیری طرف پرواز کروں اور میں نہیں جانتا تھا کہ تو میرے ساتھ کیا کریگا کیونکہ دانائی تیرے پاس ہی پر دانائی کی محبت کو یونانی زبان میں فلسفہ کہتے ہیں اسی فلسفہ سے جو حکمت کی محبت ہی اُس کتاب نے مجھے سوزاں کیا اکثر لوگ جو اُس زمانے میں اور اُس سے پیشتر بھی حکمت کے وسیلے سے اپنی غلطیوں کو بڑے اور لطیف اور معزز ناموں سے رنگین اور مزین کرکے اوروں کو بہکاتے تھے اُس کتاب میں مخصوص کئے گئے اور معیوب ٹھہرائے گئے ہیں اور اُس میں تیری روح کی وہ صحت بخش نصیحت جو تیرے نیک خادم کے وسیلے سے ہوئی ہی دکھائی دیتی ہی کہ خبردار ایسا نہو کہ کوئی فیلسوفی اور بیہودہ فریب جو مسیح کے موافق نہیں بلکہ آدمیوں کے دستور اور دنیاوی علم کے اصول کے موافق ہیں لوٹ نہ لے کیونکہ اُسی میں الوہیت کا سارا کمال مجسم ہو رہا ای میرے دل کے چراغ تو جانتا ہی کہ اگرچہ وے رسولی باتیں مجھے معلوم نہیں تھیں تو بھی میں اُس شوق دہندہ کتاب سے فقط اسلئے خوش ہوتا تھا کہ میں اُس سے اِس فرقے کو اور نہ اُس فرقے کو بلکہ حکمت کو جو کچھ ہووے چاہنے اور ڈھونڈھنے اور پکڑنے اور گود میں لینے کیواسطے بشدت اُبھارا جاتا اور ترغیب پاتا اور آرزومند کیا جاتا تھا اور میں اُن رغبتوں کے درمیان فقط اِس وجہہ سے کچھ افسردہ دل ہوتا تھا کہ اُس کتاب میں مسیح کا نام نہیں ملتا تھا کیونکہ میرا نرم دل تیری رحمت کے موافق ای خداوند اُس نام کو جو میرے نجات دہندہ بلکہ تیرے بیٹے کا نام ہی میری ماں کے دودھ کے ساتھ بھی جاکر مضبوطی سے حفظ رکھتا تھا اور جو کچھ بغیر اُس نام کے تھا کیسا ہی علمی اور شایستہ اور سچا کیوں نہ ہووے مجھے اپنے اوپر بالکل فریفتہ نہیں کرتا تھا ✥

اخبارات ملکی وولایتی

سرحد پنجاب کا رسپانڈنٹ وکیل ہندوستان کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ یہاں کیروسن تیل (مٹی کا تیل) جو پیشتر سات روپیہ ٹن بکتا تھا اب بیس روپیہ ٹن بکتا ہی۔ اور ایسی ہی گرانی سے کوئلہ گوشت آلو اور دیاسلائی بھی بکتی ہی۔ گورنمنٹ کو دیکھنا چاہئے کہ یہہ کیا اندھیر پڑ رہا ہی۔ غرض جو چیز باہر سے آتی ہی نہایت گراں ہوگئی ہی۔ ہمالا نام جہاز پر جسقدر انگریزی افسر ولایت سے واپس آئے ہیں انکو سرحد پر جانیکا حکم ہوا ہی۔ سپدن زیراک قوم کو آفریدیوں نے اس مضمون کا ایک خط لکھا ہی کہ جیسے ہم تمہاری مدد کیا کرتے ہیں تم بھی ہماری مدد کرو۔ سپدن زیراک قوم کی اب انگریزوں سے صلح ہی شاید وہ مدد نہ دیں گے ✦

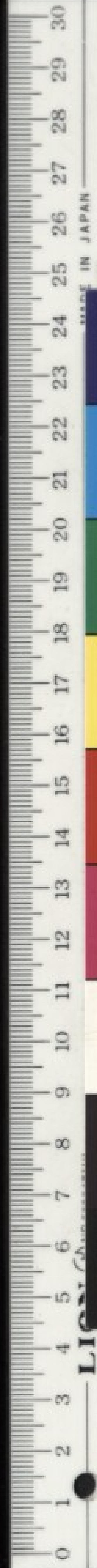
ساتویں ماہ حال کو تین اونٹ متعلقہ محکمہ کمسریٹ چورائے گئے۔ غالباً یہہ کام آفریدی بہادروں کا ہی۔ حلقہ راولپنڈی سے جو پولیس بلائی گئی ہی حفاظت اسباب کمسریٹ اور درہ کوہاٹ پر متعین ہونے کی خبر ہی۔ اسباب کمسریٹ اس جگہہ بہت جمع ہو رہا ہی ہر ایک پولس کے سپاہی کو سو سو کارتوس ملا ہی۔ اور جنگی اسباب فیروزپور کے میگزین سے آنا شروع ہوگیا ہی۔ بیس سکھ پیدل جو دہلی دربار سے آرہے ہیں کوہاٹ ہوتے ہوئے اپنی منزل مقصود پر جاینگے یہہ تجویز آفریدیوں کے ڈرانے کے واسطے کی گئی ہی جی ہاں۔ آفریدی ایسے ہی بزدل ہیں کہ بیس سکھ اور پولیس کی کالی وردی کو دیکھ کر ڈر جاینگے ✦

امیر صاحب کابل کا ارادہ ہی کہ کل افغانستان کی پیمائش کرائی جاوے۔ چنانچہ اسی مطلب کے لئے چند کارگزردہ پٹواری اور چند سرویر درکار ہیں۔ وکیل روس اننگ کابل میں موجود ہی اور وہ اس انتظاری میں ہی کہ سید نور محمد شاہ سر لیوس پیلی صاحب سے کیا جواب لاتے ہیں۔ سیاہ پہاڑ کے وہابیوں نے اس غرض سے ایک عرضی بھیجی ہی کہ جب امیر کسی کافر قوم سے لڑنے کو جائے۔ ہم مدد دینے کو طیار ہیں۔ امیر صاحب نے یہہ بات منظور کرلی ہی۔ سر لیوس پیلی صاحب نے مشن سکول پشاور کا معائنہ کیا اور اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی ✦

اخوند صاحب سوات کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح سے نوروز خان کی امیر صاحب سے صلح ہوجائے اس امر کے پیغام پر نوروز خان نے جواب دیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ امیر صاحب مجکو قیدخانہ میں نہ ڈالدیں۔ اخوند صاحب نے اپنی اور گرد و نواح کی رعیت کو کہلا بھیجا ہی کہ امیر صاحب کی مدد کیواسطے طیار رہو۔ وہ سب کے سب تیار ہیں۔ جو کوئی زیارت کے لئے جاتا ہی اُسکو یہی حکم کرتے ہیں کہ امیر صاحب کی مدد کرو۔ مسٹر برون صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈیرہ اسمعیل خان فرانٹیر پولس کے پولیس افسر مقرر ہوئے ہیں درہ کوہاٹ بند ہونے کے باعث کابل کا تجارتی مال آنا بند ہی۔ خدا اپنا امن رکھے طیاریاں تو وہ ہو رہی ہیں کہ کسی نے خواب میں بھی نہ دیکھی ہونگی ✦

کوہاٹ سے وکیل ہندوستان کے فرانٹیر کارسپانڈنٹ رقمطراز ہیں کہ نور محمد شاہ وزیر اعظم کابل اور سر لیوس پیلی سفیر گورنمنٹ ہند کی پشاور میں ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کا جو اصلی مطلب ہی کسی پر کھلا نہیں۔ گورنمنٹ تو زور لگا کر یہہ یقین دلاتی ہی کہ مابین گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ کابل دوستی ہی۔ مگر اور ذریعوں سے ہمکو خبریں پہونچی ہیں کہ بات درست نہیں۔ پنجاب بھر میں اسقدر جوش و خروش سے جنگ کی طیاریاں ہو رہی ہیں کہ جسکا کچھہ حساب نہیں۔ مگر افسوس ہی کہ پنجاب کے ایک متنفس کو بھی خبر نہیں کہ کس کے ساتھہ جنگ ہوگی۔ یہانتک گورنمنٹ ہند نے اس بات کو مخفی رکھا ہی کہ پارلیمنٹ بھی اسکے علم سے عاری ہی۔ عام طور پر یہہ بات مانی گئی ہی کہ لارڈ لٹن صاحب اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ امیر کابل سر لیوس پیلی صاحب کو اپنے دربار میں انگریزی وکیل قبول کرے اور قندھار اور ہرات میں چھاونی پانے کی اجازت دیوے۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ امیر کابل یہہ شرائط کیونکر قبول کریگا۔ ممکن ہی کہ لیوس پیلی صاحب کے کہنے سے امیر صاحب کے دل میں یہہ بات جگہہ پکڑے کہ انگریزوں کا اس معاملہ میں عندیہ نیک ہی۔ ظاہر تو نہیں ہونے دیتے مگر کون نہیں جانتا کہ روس کا خوف یہہ سب کام کرا رہا ہی ✦

اِدھر تو یہہ حال ہی اُدھر امیر صاحب بھی طیاریاں کر رہے ہیں۔ امیر صاحب نے جنرل داؤد شاہ کو حکم دیا ہی کہ فی الفور پانچ پلٹنیں پیادہ گان دو رسالہ اور ایک توپخانہ جلال آباد کو روانہ کئے جائیں۔ کرم اور قلعہ غلزئی کو روز جنگی اسباب روانہ ہوتا ہی۔ دو ہزار اونٹ اٹک تک پہونچ چکے ہیں۔ سب سپاہ کو حکم ہوگیا ہی کہ طیار رہیں۔ لال پورہ میں کیمپ لگا ہوا ہی اور رسد کا انتظام ہو رہا ہی۔ عطا محمد خان اپنا سب مال و اسباب کابل سے لے آئے ہیں۔ اور اپنا کچھہ تعلق پیچھے نہیں چھوڑ آئے۔ منشی بختیار خان جو سابق انگریزی وکیل نواب فوجدار خان صاحب کے مصاحبین میں سے تھے کابل میں رہ گئے ہیں۔ اور





اُسی جگہہ اُنکی شادی بھی ہوگئی ہی - میران خان اور احمد خان اور سردار بہادر غلام نقشبند خان نے جو سرکار انگریزی کے پنشن خوار تھے امیر کابل کی مُلازمت اختیار کر لی ہی - انہیں کو امیر صاحب نے حکم دیا ہی کہ کسی تجویز سے نوروز خان کو لال پورمیں لائیں اور جب وہ اجگہہ آئے تو اُسکو خلعت دیا جائے - یہہ بھی سُنا گیا ہی کہ امیر صاحب نے سردار یعقوب خان کو رہا کر دیا ہی ظاہراً آفریدیوں اور پنجاب گورنمنٹ کے جھگڑے کی وجہ یہہ ہی - کہ پنجاب گورنمنٹ نے ایک جنگی سڑک مابین کوہاٹ اور پشاور بنانی چاہی - آفریدیوں نے روک دیا - مگر اصل وجہ یہہ ہی کہ آفریدیوں نے درخواست کی کہ بعض سرکاری افسروں کی تبدیلی کیجائے - جو گورنمنٹ نے منظور نہ کی +

قسمت راولپنڈی سے پانسو پولیس کی فوج واسطے حفاظت سرحد کے بُلائی گئی ہی - چنانچہ ضلع گجرات سے سانٹھ کنسٹبل معہ سرجنٹ ایک ڈپٹی انسپکٹر اور ایک انسپکٹر بلائے گئے ہیں - انسپکٹر صاحب کا نام دوست محمد خان صاحب ہی - بڑے بہادر اور نشانچی ہیں - گورنمنٹ نے بھی ایسے آدمی طلب کئے ہیں جو نشانہ باز ہیں - اور نظر سے دوری کسی شئے کی پہچان سکتے ہیں +

بنگالہ بابتہ مطبوعہ ۲ فروری میں لکھتے ہیں کہ سننے میں آیا ہی کہ حضور لفٹنٹ گورنر بنگال نے جادو ناتھہ گنگولی کی سزائے پھانسی کو منظور کیا لہذا اُسکو پھانسی دیجاویگی ❊

ممانعت شاہ فارس نے کرم ریشم کی بھرتیکی ممانعت کردی ہی اور افسران کسٹم ہوس کو ہدایت کی ہی کہ اس حکم ممانعت سے عدول نہونے پاوے لیکن وجہ اس ممانعت کی معلوم نہیں +

بمبئی - اب افسران میونسپل بمبئی میں کوشش کر رہے ہیں کہ جو نالیاں پانی کی ہیں اُن کو بند کر دیں اور کسیکو وہاں نہ جانے دیں اور نہ پانی لینے دیں کیونکہ اُس کے پانی سے بیماری زیادہ ہوتی ہی اور جو کنوئے کھلے ہیں اُنپر کسی قدر سایہ کر دیا جائے تا کہ اُن میں درختوں کے پتے نہ گریں اور کنوئے کے پانی کو خراب نہ کر دیں +

پس اگر ان تدبیروں میں کامیابی ہوئی تو حقیقت میں خوب بات ہوگئی اور لوگوں کو اب شاید کسی بیماری کی شکایت نہ ہو +

واپسی فوج جو اخبارات لنڈن سے آئے اُنسے معلوم ہوا کہ کن وجوہات سے وہ فوج بحری خلیج بسیکا سے واپس آئی جو وہاں گئی تھی - وجہ اسکی یہہ تھی کہ وہاں بالکل جگہہ ان جہازوں کے ٹھہرنے کی نہ تھی اور تعجب ہی کہ وہاں کیونکر یہہ جہاز پہونچے - صرف ایک تنگ راستہ واسطے آمدورفت کے تھا جہاز انسف مالٹا سے بھیجا گیا تھا اور ۲۲ دسمبر کو وہ جہاز خلیج بسیکا میں داخل ہوا تھا یہاں ایک ایسی لہر آئی کہ گو لنگر پڑا تھا لنگر اُکھڑ گیا اور دوسرے جہاز کی جانب جانے لگا اور قریب تھا کہ جہاز پر جاوے مگر اُسوقت فوراً آگ جلائی گئی اور کلوں کے ذریعہ سے بچایا گیا پس اس خیال سے اس جہاز کا اور جگہہ پر رکھنا مناسب معلوم ہوا - اور اُسوقت ایک ایسی تند ہوا چلی کہ پھر جہاز کا لنگر اُکھڑ گیا ❊ اور پھر قریب تھا کہ یہہ جہاز اور جہازوں سے لڑجاوے مگر بمشکل تمام جہازوں میں تصادم نہیں ہونے پایا - لہذا ایسی ایسی دقتوں اور خرابیوں سے اور بوجہ نہ ہونے جگہہ کے جہازوں سے اُٹھا لئے گئے + منہ

نتیجہ امتحان بی اے

کلکتہ یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں پنجاب اور اضلاع شمالی و مغربی سے طلبا مندرجہ ذیل کامیاب ہوئے + ۔

کالجوں کے نام	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	جمع
میور سنٹرل کالج الہ آباد	۰	۶	۲	۸
کننگ کالج لکھنؤ	۳	۲	۱	۶
بنارس کالج	۰	۴	۱	۵
آگرہ کالج	۱	۲	۰	۳
بریلی کالج	۰	۱	۰	۱
دہلی کالج	۰	۲	۱	۳
لاہور کالج	۱	۰	۰	۱

لوٹ - مسٹر جے سی پنٹو صاحب مقام منہرن کے الگزنڈریا نامی ہوٹل کے مہتمم جو مقام گوا کو گئے تھے اُسی روز لوٹیروں نے انہیں لوٹ لیا اسکی تفصیل یہہ ہی کہ غارتگر یہہ خبر پاکر کہ صاحب کچھہ مال خریدنے کو جاتے ہیں راستہ میں لگ رہے اور آدھی رات کو پچاس مسلح آدمیوں نے صاحب کے مکان کو گھیر لیا ڈاکوؤں نے ہر ناکہ پر اُس مکان کے قریب اپنا پہرہ کھڑا کر دیا اور متصل کے مکانات میں بھی پہرہ قایم کر دیا اور ہر چہار طرف بندوقیں داغنا شروع کیا اور صاحب موصوف کا دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے اور اسباب قریب پانچہزار روپیہ کا لوٹ کر لیگئے باقی اور اسباب کو توڑ پھوڑ کر چلدئے +

جعلی نوٹ فورٹ پولیس کی کچہری میں گذشتہ ہفتہ چار آدمی جنہوں نے جعلی سرکاری نوٹ پچیس ہزار

روپیہ کے بنانے تھے مجرم قرار پائے میں مسٹر نامرجی صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس میں حاضر کئے گئے انکی نسبت مسٹر سیلونی انسپکٹر صاحب کے اظہار جنہوں نے مجرموں کو گرفتار کیا تھا قلمبند ہوئے جس صندوق میں سکوں کے سانچے برآمد ہوئے تھے اُسمیں چند بوتلیں تیزآب وغیرہ کی برآمد ہوئیں کہ صاحب مجسٹریٹ نے امتحان کرنے کو سرکاری نیاریہ کے پاس بھیجدیں +

بریلی کالج کا قیام صاحب ڈائرکٹر کے قائم مقام نے جو تخفیف سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی میں کی تھی اور وہ منظور بھی ہو گئی تھی اب انکی نسبت جناب کیمسن صاحب بہادر ڈائرکٹر نے بعد تشریف آوری ولایت کے گورنمنٹ سے بہ نسبت تخفیف کے نظرثانی کرنے کی اجازت طلب فرمائی معلوم ہوا کہ نظرثانی کرنے کی منظوری آگئی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ بریلی کالج قایم رہیگا اور اب زیادہ تخفیف نہ ہوگی اس احسان کا بدلہ جو جناب کیمسن صاحب بہادر نے رعایا کے حال پر فرمایا سوائے دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے +

لودیانہ

اس ہفتہ میں سردی کا زور کم ہو گیا ہے پرسوں رات کو قدرے تقاطر ہوا +

ایک اُمیدوار نے کسی مستغیث کی عرضی لیکر اُس کو پرچہ لکھدیا کہ جاؤ تمہاری عرضی تحصیلدار صاحب کے سپرد ہوئی - وہ تحصیل میں گیا آخر کار اُمیدوار کی کارستانی کھل گئی سنا ہے کہ بعد تحقیقات کے ایک سال قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی +

کل دوپہر بعد ابر ہوا اور بارش شروع ہوئی تھی +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

سردار نور محمد خان قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر کو اجازت دی گئی کہ وہ ۱۵ - جنوری ۱۸۸۱ء سے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو +

ایچ ایم بلوڈن صاحب لاہور ضلع لاہور کی میونسپل کمیٹی کا ممبر مقرر ہوا +

دیوان سنت رام منصف فیروزپور ضلع فیروزپور کی میونسپل کمیٹی کا ممبر باعتبار عہدہ مقرر ہوا +

رائے گوپال داس جوڈیشل اسسٹنٹ گوجرانوالہ نے ایک مہینے اور گیارہ دن کی رعایتی رخصت یکم فروری ۱۸۸۱ء قبل دوپہر سے حاصل کی +

بیرن جے نِنگ صاحب اسسٹنٹ کمشنر برٹش برما جنکی خدمات گورنمنٹ پنجاب کے سپرد ہو گئی ہیں چند روز کے لئے ضلع دہلی میں تعینات کیا گیا +

بیرن نِنگ صاحب نے دہلی میں یکم فروری ۱۸۸۱ء کو دوپہر سے پہلے اپنے کام کا اہتمام لیا +

سرجن جی مک بی ڈیوس صاحب جو سکھوں کی چوتھی پیدل پلٹن سے متعلق ہے یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے ڈیرہ غازیخان کا سول سرجن مقرر ہوا +

ڈی - بی سند کلیہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ملتان سے ضلع مظفرگڈھ کو تبدیل ہوا +

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ایکٹ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۳ کے بموجب افسران مندرجہ ذیل کو ممالک محروسہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ کا جسٹس آف دی پیس مقرر فرماتے ہیں +

ہربرٹ چارلس فین شا صاحب اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور - جیمز رامزے صاحب اسسٹنٹ کمشنر حصار - رابرٹ جارج طامس صاحب اسسٹنٹ کمشنر سرسہ +

گورنمنٹ گزٹ پنجاب کے اشتہار نمبری ۷ - مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۸۱ء کے بموجب ٹی رابرٹس صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے کپتان ایچ - ایم وڈ صاحب سے ۲۶ جنوری ۱۸۸۱ء کو دوپہر سے پہلے جوڈیشل اسسٹنٹی جالندھر کا کام لیا +

کپتان وڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر تا حکم ثانی ضلع جالندھر سے متعلق رہیگا +

سید فضل شاہ بجائے میاں محمد سلطان متوفی کے لاہور ضلع لاہور کی میونسپل کمیٹی کا ممبر مقرر ہوا +

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر حیات محمد ذیلدار کوٹ جعفر اور رام چند کو مراد علی و کرنیل متصدی مل متوفی کی جگہہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے آنریری مجسٹریٹ مقرر فرماتے ہیں +

حیات محمد و رام چند کو تیسرے درجہ کے مجسٹریٹ کے اختیارات مصرحہ مجموعہ ضابطہ فوجداری تفویض ہوئے +

(دستخط) لیپل گریفن قائم مقام
سکریٹری گورنمنٹ پنجاب

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا